

ہے کہ جب کسی شخص نے فیصلے پر ناگواری کا اظہار کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے پیارے حبیب آپ کے رب کی قسم یہ ہزار ایمان کا دعویٰ کریں یہ ممکن نہیں ہو سکتے تاؤ تھکے کہ اپنے تنازعات میں آپ کو فیصلہ کرنے میں والا مان نہ لیں" اور پھر

جو آپ فیصلہ کریں اس پر

یہ نہیں کہ ظاہر فیصلہ مان لیں بلکہ اپنے دل میں بھی کوئی شک اور کوئی ظال اور کوئی رنج محسوس نہ کریں اور اس کو پوری طرح تسلیم کر لیں" تو بات یہ ہے کہ واحد عدالت وہی ہے جو اللہ کے علم سے

آسیہ ریویو کیس میں



عظمت علی رحمانی

ہفت انت میں گواہوں کا دیا ہوا قاتل و سترکت ایجنٹیشن کورٹ میں اعتراف کیا، اسی کی بنیاد پر ہائی کورٹ نے سزائے موت کی سزا کو برقرار رکھا اب میں نے جو فیصلہ پڑھا ہے اس میں بعض تکنیکل باتوں پر زور دیا گیا ہے مثلاً 50 عمر میں کھیت میں جس میں صرف دو نے گواہی کیوں دی؟ یہ تو کسی قانون میں نہیں لکھا کہ جب تک کوئی کسی واقعہ کو 50 لوگ دیکھیں تو وہ

50 کے 50 ہی گواہی دیں گے۔ اس میں دو ہی گواہی معجز نہیں ہوگی دیکھیں یہ تو نہ ملنی قانون کہتا ہے اور نہ ہی شرعی قانون کہتا ہے نہ اس بات کا پابند کرتا ہے کہ سب جا کر گواہیاں دیں۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ ایف آئی آر درج کرنے میں 5 روز تک گئے، پہلی بات تو یہ ہے کہ ایف آئی آر براہ راست قلم سے درج کرنے کا راستہ حکومت نے بند کیا ہے۔ مشرف صاحب نے 295 سی کے نفاذ میں یہ اپنی طرف سے ترمیم کی کہ جب تک ایس ایس پی سطح کا افسر قانونی کثیت

# لاجر نہیں فل بینچ ہونا چاہیے

اتحاد تنظیمات مدارس کے جنرل سکریٹری مفتی منیب الرحمن سے انٹرویو

نہیں کرے گا تب تک ایف آئی آر درج نہیں ہو سکتی۔ اب مجھے کوئی بتائے کہ پاکستان میں ایک عام آدمی کی اسے ایس آئی تک رسائی مشکل ہے ایس ایچ او تک رسائی مشکل ہے وہ ایس ایس پی تک کیسے جاتے گا؟ میری کراچی جیسے شہر میں بسا اوقات ایس ایس پی سے بات نہیں ہو پاتی۔ ایک عام آدمی کے بارے میں آپ خود سوچ لیں یہ جتنی بھی ایف آئی آر ہوئی ہیں یہ لوگوں نے یا تو عدالت جا کر درج کرائی ہیں یا لوگوں نے قانونوں پر چڑھائیاں کی ہیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ ایف آئی آر کو روکنا چاہتے ہو تو ایف آئی آر کو آسان کر دو۔ جس بندے نے کہا ہو کہ میں نے یہ دیکھا ہے اور وہ

رسول کی ہے اور یہ جو ہماری عدالتیں ہیں ان کا فیصلہ ہم پر قانون لاگو ہو جائے گا مگر ان کا ہر فیصلہ دل و جان سے تسلیم کرنا ہم پر ضروری نہیں ہے ہم اس سے اختلاف کر سکتے ہیں۔ اس کے باوجود کہ وہ قانون نافذ ہو جائے گا لیکن ہم اس کو نافذ بھی قرار دے سکتے ہیں، اس سے اختلاف بھی کر سکتے ہیں اور خود عدالتیں یہ کہتی ہیں کہ عدالت پر اعتراض نہ کرو فیصلوں پر بحث کرو کہ یہ نافذ اور درست ہے۔ لہذا اتارے نزدیک یہ فیصلہ نافذ ہو گیا لیکن یہ درست نہیں ہے کیوں کہ آسیہ سچا نے پہلے ہفت انت میں اعتراف کیا اور کوئی کہے کہ



کہ میں نے یہ دیکھا ہے اور وہ ایف آئی آر درج کرتا چاہتا ہے تو گواہ بننا چاہتا ہے اس کی بات سنی جائے اور جس کے خلاف یہ معاملہ ہے اس کو پولیس کی حفاظتی تحویل میں دے دو تاکہ فساد نہ ہو لوگ قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔ میں نے تجویز دی ہے اس کے بعد سیدھا اس کو فیڈرل شریعت کورٹ میں اس کا ٹرائل کرو۔ میٹھوں برسوں تک جاتے ہیں مگر

فیڈرل شریعت کورٹ میں ہفتوں میں کیس منٹ جاتا ہے۔ وہ جن کو فیصلہ کر لیں اور قصور وار کو سزا دیں اگر قصور وار نہیں تو رہا کریں۔

نہج صاحب نے مزید فیصلہ میں لکھا کہ ایسے کیس کو پراپر

معروف عالم دین مفتی منیب الرحمن کی شناخت روایت بلال کھٹنی کے چیئر مین کی حیثیت سے ہے تاہم مفتی صاحب اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے جنرل سیکرٹری ہیں ماہرست مدارس کے استقامتی بورڈ تنظیم المدارس العربیہ پاکستان کے بھی صدر ہیں، دارالعلوم نعیمیہ کے مجسم اور جناح یونیورسٹی برائے خواتین میں پروفیسر بھی ہیں، انہوں نے کراچی یونیورسٹی سے اسلامک اسٹڈیز میں ایم اے کیا اور درس نظامی جامعہ امجدیہ عالمگیری روڈ بہادر آباد کراچی سے کیا، مفتی منیب الرحمن، وقافی اردو یونیورسٹی اور انٹر بورڈ کے گورنر، ننگ پاور کے ممبر بھی رہے ہیں، آپ نے متعدد اسلامی کتب بھی لکھی جن میں تحفیم المسائل 10 جلدیں، آئینہ ایام 4 جلدیں، مذکورۃ کے فضائل و مسائل، تفسیر سورۃ نسا اور سورۃ شہد آفاق کتاب "اصلاح عقائد و اعمال" آپ کی تصانیف میں انٹرویو ڈگری کلاسوں کی اسلامیات سمیت دیگر کتب بھی شامل ہیں۔ مفتی منیب الرحمن کو ملک بھر میں معتدل مذاہب عالم دین کی حیثیت حاصل ہے۔ "تجکیر" نے موجودہ حالات کے تناظر میں مفتی صاحب سے خصوصی گفتگو کی جو نذر قارئین ہے۔

تجکیر: مفتی صاحب آسیہ سچا کی رہائی کے حوالے سے سپریم کورٹ کے فیصلے کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں کیا اس کیس میں انصاف ہوا؟

مفتی منیب الرحمن: پہلی بات تو یہ سمجھیں کہ اس آسمان کے نیچے واحد عدالت اللہ کے پیارے رسول اللہ کی تھی، اگر جسے قانون ماننا بھی ضروری تھا اور دل و جان سے بھی ماننا ضروری

عدالتوں کا فیصلہ قانوناً ہم پر لاگو ہوگا مگر ان کا فیصلہ دل و جان سے تسلیم کر لینا ہم پر ضروری ہرگز نہیں

ایم اے نے سکھر میں اعلان کیا ہوا ہے۔ تو کر رہے ہیں احتجاج  
ہر ایک اپنی اپنی لائن میں احتجاج کر رہا ہے، جس کے خطبات  
میں بھی اور دیگر ذرائع میں بھی احتجاج جاری ہے۔  
تعمیر: حکومت کہتی ہے آسید پاکستان میں ہے، کچھ ذرائع  
کہتے ہیں کہ اسے بحفاظت یا تو بیرون ملک بھیجا جا چکا ہے یا  
پھر وہ کسی غیر مسلم ملک کے سفارت خانے کی مہمان ہے، آپ  
کے ذرائع کیا کہتے ہیں اس بارے میں؟  
مفتی فیض الرحمن: میرے پاس کوئی تحفیذ ذرائع نہیں ہیں  
یہ نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے مگر ریاست کہہ رہی ہے کہ وہ  
پاکستان میں ہے تو سرورست ہم تسلیم کریں گے تاوقتیکہ کوئی



سامت میں اب تاخیر کا جواز کیا ہے کیا اس طرح معاملہ حل  
نہیں کیا جا رہا؟

مفتی فیض الرحمن: پہلی بات تو یہ ہے کہ ریویو پینشن میں  
فل پیمنٹ بیٹھا گیا اور کیوں کہ ہمارے ہاں تاریخ کہتی ہے کہ  
جبکہ قانون تو جن رسالت میں رہا تھا تو پروفیسر ڈاکٹر طاہر  
القادری نے 4 گھنٹے فیڈرل شریعت کورٹ میں خطاب کیا تھا  
اور پھر پاناما کیس میں فیج رشید نے خود و مشریم میں آکر اور  
خود اسی طرح سرائی القی صاحب کو بھی ریویو مشریم پر آکر موقع دیا  
کیا سنئے گا۔ جب کہ یہ حق خود شریعت شوکت مزیر صدیقی کو نہیں  
دیا گیا کہ جب وہ بولنے لگے تو ان کو کہا گیا کہ نہیں آپ کا وکیل  
بولے گا۔ میں کہتا ہوں کہ جب ان کیسز میں کسی کو اپنا موقف  
سننے کا موقع دیا ہے تو ہریم کورٹ کا فل پیمنٹ علامہ خادم حسین  
رضوی اور ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کو بھی بلائے اور ان کو بھی  
سنے۔ کیوں کہ وہ اس موومنٹ کو لیکر چل رہے ہیں وہ باقاعدہ  
عالم ہیں۔

انوسٹی گریٹ کرنا چاہئے تاہم بعض میں ایس ایس پی نے  
انوسٹی گریٹ کیا۔ کیا تو ختم ہوگئی بات۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ ایف  
آئی آر درج ہونے میں 5 روز لگے ہیں لہذا یہ مشتبہ ہے  
بہشکوک ہے اور قابل قبول ہے۔ مولانا شیخ الحق کی ایف آئی  
آر اور ایس پی طاہر واوی کی ایف آئی آر تاخیر سے درج ہوئی  
کیا اس کو مشکوک قرار دیں گے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں  
کے لئے ایک قانون کو بے معنی کریں گے تو انہوں تو ہوگا۔

تعمیر: کیا عدلیہ اور حکومت دونوں نے اس معاملے میں حد  
سے زیادہ چلک نہیں دکھائی؟  
مفتی فیض الرحمن: دیکھیں میں تمام بڑوں سے کہتا ہوں کہ  
ابھی تو یہ لوگ ممتاز قادری کی لاش کو لٹے لٹے پھر رہے ہیں اور  
کوئی اور غیر دانشمندانہ کام نہ کرو۔

پہلی بات تو یہ ہے ممتاز قادری کو مزائے موت کے بجائے  
معدیہ کی سزا بھی تو دی جاسکتی تھی، دوسرے نمبر کون سی ایسی  
ایمر جنسی تھی کہ رات کو اچانک اس کے گھر والوں کو بلایا جاتا  
ہے اور ایس آپل لیں اور کھینچے بعد پھانسی دی جائے گی، یہ کسی  
کے ساتھ سلوک ہوا ہے ایک ہفتہ قبل اس کو کال کوٹری میں لے  
جاتے ہیں اور اس کے رشتہ داروں کو بلواتے ہیں اور جن سے  
دولٹنا چاہتا ہے ان سے ملواتے ہیں اور کوئی اس سے وصیت  
پوچھتا ہے، کیا ممتاز قادری کے ساتھ یہ کیا گیا ہے کہ کون سا  
دباؤ تھا کہ رات ہی رات کو یہ کرو۔ سو یہ مسئلہ بھی ہمارے  
نزدیک ہے اور جسٹس نذیر اختر اور جسٹس خواجہ نذیر یہ کیس  
پہلی کر رہے تھے ہریم کورٹ میں، پھر کورٹ میں ہائی کورٹ  
نے اس سے دہشت گردی کی دفعات کو نکالا، ہریم کورٹ نے  
پھر دہشت گردی کی دفعات کو نکالا اور اگر تم مزائے موت ہی  
دینا چاہتے ہو تو دہشت گردی تو یہ ہے کہ وہ اندھا دھند قاتل  
کرو۔ اور جگہ نے کہا ہمیں سنو اور ان کے بقول کہ نہیں سنا گیا  
اور اس سے کہا گیا کہ ریویو پینشن میں کہ ہمیں دلائل لکھ کر  
دیں اور جب آپ نے دلائل مانگے ہیں تو آپ کا حق جاتا ہے

کہ آپ ان دلائل کو کورٹ  
کریں۔ اور اگر کسی وجہ سے  
آپ کے نزدیک وہ قابل  
قبول نہیں ہیں تو آپ ان کا  
رد کریں جب آپ دلائل کو

منکرات ہیں اور چند گفتگوں بعد فیصلہ جاری کر دیتے ہیں تو  
یہ وہ چیزیں ہیں جن کی وجہ سے لوگوں کو اس معاملے میں  
دکھ ہے۔

تعمیر: آسید کا معاملہ ریویو پینشن میں ہے اس کیس کی

## پی ٹی آئی کی رکن قومی اسمبلی نے اسرائیل کے حوالے سے جو کچھ کہا وہ قابل گرفت ہے

دوسری مضبوط بات سامنے نہ آجائے۔

تعمیر: آپ کے خیال میں ریویو پینشن میں کیا فیصلہ آسکتا  
ہے؟

مفتی فیض الرحمن: میں پہلی تو کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کیا فیصلہ  
آسکتا ہے یہ تو جب پر سیدنگ شروع ہوگی تو جب ہی معلوم ہو  
گا کہ وہ ان حضرات کو موقع دیں گے تو اس کے بعد قرآن  
سامنے آئیں گے۔

تعمیر: حال ہی میں امریکہ میں قید ڈاکٹر عافیہ کی رہائی کی  
باتیں بھی منظر عام پر آئی ہیں کہیں یہ آسید کے معاملے سے توجہ  
بنانے کی کوشش تو نہیں؟

مفتی فیض الرحمن: اصل میں عافیہ  
صدیقی کے ساتھ ہمیں ہمدردی ہے  
کیوں کہ وہ اور ان کی بہن بڑے  
کرب سے گزر رہے ہیں بلکہ سارا  
خاندان ہی کرب سے گزر رہا ہے  
ان کی بہن فوزیہ صدیقی مسئلہ  
الطافی رہتی ہیں اور امید ہے کہ عافیہ  
والا مسئلہ اس کے ساتھ ختم نہیں ہو  
گا۔

تعمیر: مفتی صاحب حکومت وقت  
جب سے برسرِ اقتدار آئی ہے بعض  
دینی اور مذہبی معاملات شدت سے  
سامنے آئے ہیں مثلاً حکومت وقت  
کی ایک خاتون رکن اسمبلی نے ان  
دی طور اسرائیل کی شان میں تصدیق  
گوئی کی جس سے یہ تاثر ابھرا کہ  
حکومت اسرائیل کو تسلیم کر کے اس  
سے سفارتی تعلقات بحال کرنا  
چاہتی ہے اس حوالے سے آپ کیا

کہیں گے؟

مفتی فیض الرحمن: یہ جو جرحہ آسید صاحبہ ہیں انہوں  
نے اسمبلی میں تقریر کی ہے وہ انتہائی خطرناک ہے اور شرعی  
نظر سے بھی انتہائی قابل گرفت ہے، اور میں اس پر باقاعدہ

فل پیمنٹ خادم رضوی اور اشرف جلالی کو بھی بلائے اور ان کو بھی سننے  
کیوں کہ وہ اس موومنٹ کو لیکر چل رہے ہیں وہ باقاعدہ عالم ہیں

تعمیر: آسید کی رہائی کے حوالے سے بڑے پیمانے پر  
جراحت ہو رہا تھا وہ اچانک ٹھہرا کیوں پڑ گیا کوئی رباؤ آیا؟  
مفتی فیض الرحمن: نہیں۔ ابھی کراچی میں مولانا فضل  
الرحمن نے ریلی نکالی اور پھر لاہور میں نکالی اور اب سنا ہے ایم





مضمون لکھ رہا ہوں اور ان کی تقریر کو کٹ کر کے، میں نے جناب عمران خان کو کہا تھا کہ یہ جو آپ کے وزیر ہیں ان کو مخالف سیاست دانوں کے ساتھ آکر کرنا چاہتے ہیں تو ان کی مرضی ہے ہم کہاں تک بکڑ کر بچائیں گے لیکن دین کو باز پچھ افطال نہ بنائیں اور غواہ چوہدری کو بھی کہیں دین کے مسئلہ پر بات نہ کریں۔ انہوں نے اس وقت بھی ہم سے وعدہ کیا اور فیصلہ الحقی سے کہا کہ تم اس مسئلہ کو دیکھو اور اب یہ عمران کی ایک کارکن اور ایم این اے نے بات کی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے دستے انداز میں اپنی پارٹی کو کوئی لائن آف ایکشن نہیں دی ان کو دینا چاہیے اور اگر وہ چاہتے ہیں کہ ملک کے مذہبی طبقہ کے ساتھ ان کے معاملات جو ہیں وہ ٹھیک رہیں تو یہ ضروری ہے۔

تجربہ کار مالی معاونت کے لئے جو کچھ حکومت کر رہی ہے کیا اس سے اسلامی اقتدار کو آواز پر نہیں لگایا جا رہا؟

نو جوانوں کی بدترین تربیت ہو رہی ہے۔ اگر یہ اس قوم پر احسان کریں اور پارلیمنٹ کو سنجیدگی سے چلائیں اور یہ اپنا موقف اپنی مرضی سے چلائیں اور دوسرا اپنا موقف اپنے دلائل سے پیش کرے تاکہ قوم دیکھے کہ کس کی دلیل مضبوط ہے۔

تجربہ کار: ملک میں احتساب کا بڑا شور ہے اور جن لوگوں کا احتساب ہو رہا ہے وہ بھی شور مچا رہے ہیں کہ صرف تاراجی احتساب کیوں ہو رہا ہے اس حوالے سے آپ کا نقطہ نظر کیا ہے؟

مفتی فیض الرحمن: اس کو تو سب مانتے ہیں احتساب کا جو قانون ہے اس میں کئی خرابیاں ہیں، نمبر ایک یہ کہ کسی پر کوئی الزام لگانے سے قبل اس کو غیر معینہ مدت تک ریمانڈ لیکر جیل میں ڈالنا اور یہ بھی میرے خیال میں انصاف کے فکری تقاضوں کے خلاف ہے، اور پھر نی کریم نے جو اصول بتایا ہے کہ وہ کہ "جو چارنگ لکار ہا ہے تو پھر اس کو بارسوت مٹی پر ہے" یہ کی غلامی یہ ہے کہ آپ مجرم ہیں اور اب آپ اپنے آپ کو بے قصور ثابت کریں۔ یہ مجھے معلوم نہیں کہ دوسرے زمین پر یہ کہاں کا فلسفہ ہے۔ لیکن مخالف ہے تو آپ خوش رہتے ہیں اس قانون کو فکری اور اسلامی و عدل و انصاف کا جو قانون ہے اس کے مطابق بنانا چاہئے۔ دوسرا یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے بھی کہا کہ یہ تہ لیل کرتے ہیں وائس چانسلر سے بھی کہ چیئر ماروں کا اور اب بتائیں کہ ایک معمر آدمی ہے اور اس کو اس طرح تہ لیل کرنے کا

## جس نظام معیشت میں ہم رہ رہے ہیں اس میں ہمیں معیشت دان نظر نہیں آ رہا اسد عمر اچھے آدمی ہیں مگر ایم بی اے ہیں اچھے اکاؤنٹسٹ نہیں ہیں

لوگوں کو کہہ رہے تھے کہ 100 روزہ پلان اور خیر 100 روز میں کوئی تغیر تبدیل ہوتا بھی نہیں اور اب لوگ اس طرح کی بات سننے کو بھی تیار نہیں ہیں۔ معقولیت تو یہ ہے کہ ان کے پاس منقطع اسٹیبل میں عیباری نہیں ہے اور سینیٹ بھی ان کے کنٹرول میں نہیں، نواز شریف کے دور میں ان کے کنٹرول میں بھی سینیٹ نہیں تھی اور اب دونوں کے کنٹرول میں نہیں اور ان کے کنٹرول میں بھی نہیں ہے۔ تو یہ کوئی جوہری تبدیلی لانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے شخص فیشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے آپ کو ان کے ساتھ ایک لیول آف انٹرسٹ پیدا کرنا ہوگا اس لئے کہ قومی اسٹیبل میں آپ صرف بجٹ پاس کر سکتے کوئی بھی قانون ہے اس کے لئے آپ کو سادہ

مفتی فیض الرحمن: آئی ایم ایف کو جہاں تک تعلق ہے اسلامی اقتدار تو اس میں نہیں آتی، مالی خود مختاری کو ضرور داد پر لگایا جاتا ہے، کیوں کہ وہ کم از کم ریٹ آف اعتراف پر قرض دیتے ہیں تو وہ یہ چاہتے ہیں کہ اس کی وصولی کا بھی کوئی بندہ دست ہو لہذا وہ شرطیں لگاتے ہیں کہ تم سسڈی ختم کرو اور ذریعہ اجناس سے بھی تم سسڈی ختم کرو۔ جو بھی قرض دیتے والا ہوگا شرط وہ لگائے گا اور مستقر خزانہ لگانے کی پوزیشن میں نہیں ہوتا اور اگر ہم نے خیر، باہمت اقوام کی صف میں جینا ہے تو پھر ہمیں اپنے وسائل کے اندر جینا سیکھنا ہوگا، اخراجات زیادہ ہوں اور آمدن کم ہو تو ہیک مانگی پڑے گی عمران خان نے کہا تھا کہ میں 8 ہزار روپے جمع کروں گا اور



مفتی فیض الرحمن نماز کو اتر دے رہے ہیں

## کسی پر کوئی الزام لگانے سے قبل اس کو غیر معینہ مدت تک ریمانڈ لیکر جیل میں ڈالنا میرے خیال میں انصاف کے فکری تقاضوں کے خلاف ہے

حق کس نے دیا ہے؟ اور بھی انہوں نے بہت سارے الزامات لگائے ہیں اور یہ تھوڑا سی فضاہیت ہے اس پر بھی اعتراضات اٹھائے جا رہے ہیں البتہ احتساب ہونا چاہئے احتساب بلا امتیاز ہونا چاہئے اور احتساب اور تہ لیل اور

اکثریت سے پارلیمنٹ سے پاس کرنا ضروری ہے اور ابھی ایسی سنجیدگی نہیں آ رہی جب بھی ہم دیکھتے ہیں تو وہاں چور ٹھہرا کر پٹ کی آوازیں آ رہی ہیں۔ ایک دوسرے کو کم طرف اور کہنے کے لقب سے غمازتے ہیں اور ایسے میں قوم کے

انہوں نے جو کہا تھا وہ فکری نہیں آ رہا اور انہوں نے ڈیپ لمٹ بجٹ جو کٹ کیا ہے اس کے ساتھ متعلقہ انڈسٹریز اور روزگار کے مواقع متاثر ہوتے ہیں ایک کروڑ روڑگار دینے کی بات کر رہے ہیں دنیا کی جو ترقی یافتہ اقوام ہیں وہ ملک میں روزگار اور صنعت کے مواقع دیتے ہیں یہ بھی نہیں کہ ریاست سب کو وظیفہ خوار بنا رہی ہے۔ اصل میں جس کارپوریٹ اور سرمایہ دارانہ نظام معیشت میں ہم رہ رہے ہیں اس میں ہمارے

نظام میں ہمیں معیشت دان نظر نہیں آ رہا اور پورے وکیت ہوتے ہیں اور اسد عمر اچھے آدمی ہیں مگر ایم بی اے ہیں اچھے اکاؤنٹسٹ نہیں ہیں۔ تو کوئی ایجاد اور نیا خیال اور اختراع ہمیں دیکھنے کو نہیں مل رہی۔

تجربہ کار: موجودہ حکومت کے اقدامات کو دیکھتے ہوئے آپ کیا سمجھتے ہیں اس سے خبر کی کوئی توقع رکھی جاسکتی ہے؟ مفتی فیض الرحمن: وہ ہمارے عمران بن گئے ہیں لہذا ان کے لئے خبر کی دعا کریں اور جب یہ بن گئے ہیں تو یہ خودی



انتظام میں فرق کو سمجھنا چاہئے۔  
 عجیب: ملک میں اسلامی طرز سیاست کا کہیں شاید تک نظر  
 نہیں آتا جب کہ پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام  
 سے پکنا جاتا ہے؟  
 مفتی نیب الرحمن: ایسا ہے کہ مسلسل قراہیم سے آئین اپنی  
 اصل شکل میں نہیں رہا ہے، علیہ کون پکاڑتا ہے ہم ایک جمہوری  
 ملک ہیں تو روئے زمین کی کوئی جمہوریت دیکھا میں جس میں  
 جبراً اسپیلیٹوں میں صورتوں کو ڈال دیا گیا ہو؟ یہ کون سی  
 جمہوریت ہے، اٹھیک ہے خواتین برطانیہ میں الیکشن لڑتی ہیں  
 اور کسی نہ کسی پارٹی کے پلیٹ فارم سے جزل الیکشن میں آتی  
 ہیں، انڈیا میں اگر خواتین انتخابات میں آتی ہیں تو الیکشن کا  
 حصہ بنتی ہیں اسی طرح ہمارے ہاں جزل نیا الحق نے اٹھیکوں

**اسلامی نظریاتی کونسل کے  
 چیئرمین این جی اوز سے تعلق  
 رکھتے ہیں انہیں ایک جماعت  
 کی حمایت حاصل ہے**

کے لئے سپریمٹ الیکٹورل نظام بنایا تھا، اگر ان کے  
 نمائندے ہیں تو وہ منتخب کریں۔ پہلے انہوں نے کہا ہم جزل  
 الیکشن میں آنا چاہتے ہیں ہم دوسرے شری نہیں بننا چاہتے جب  
 مخلوط الیکشن میں ڈال دیا تو پھر مخصوص نشستوں پہ آگئے  
 بھارت میں 20 کروڑ مسلمان ہیں ایک بھی مخصوص سیٹ  
 مسلمانوں کے لئے نہیں ہے، جو بھی مسلمان آئے گا وہ یا تو بی  
 بی پی کے یا کانگریس کے ٹکٹ پر آئے گا۔ الیکشن لڑ کر آئے گا



ہوئی اور کہاں تک معاملہ پہنچا؟  
 مفتی نیب الرحمن: مسائل یہ ہیں کہ جب بالائی سطح پر  
 ہماری مینٹنگ ہوتی ہے تو وہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم آپ کو اچھا  
 سمجھتے ہیں تو وہ پروگرام نیچے ٹرانسمٹ نہیں ہوتا کیوں نہیں  
 ہوتا اس کو آج تک ہم نہیں سمجھ سکے، کیوں کہ اوپر والے  
 کہتے ہیں اٹھیک ہے اور نیچے الیکشن والے آئے روز  
 پر غار سے لیکر مدارس میں آجاتے ہیں اس سے بدامنی  
 پیدا ہوتی اور اس کے نتیجے میں ہمیں ہمارے مدارس والے  
 کہتے ہیں کہ آپ لکھیں، آپ ہمیں بیٹھ قلمی دیتے رہتے ہیں  
 لیکن صورتحال وہی کی وہی ہیں۔ ہم نے عمران خان سے  
 بھی کہا تھا کہ اور شفقت محمود نے بھی کہا تھا کہ ہم کریں گے  
 اور شہر یار آفریدی نے بھی کہا تھا کہ ہم کریں گے۔ ابھی تک  
 3 نومبر کے بعد کوئی مینٹنگ نہیں ہوئی۔ شاید ہمارے عمران  
 اپنی جھوٹوں میں ڈوبے ہوئے ہیں بات کرتے ہیں تو  
 بھول جاتے ہیں۔  
 عجیب: ملک میں یکساں نظام و نصاب تعلیم کو وعدہ و وعوی  
 مکمل ہو سکے گا؟

مفتی نیب الرحمن: کہا جاتا ہے کہ جمہوریت کا متبادل کوئی  
 نہیں ہے، یہ بھی ایک فریب ہے، تحریک لیک کو 24 لاکھ  
 ووٹ لے گیا ان کی سسٹم میں کوئی آواز ہے نہیں، اگر ان کی  
 سسٹم میں آواز ہوتی تو وہ ان کو سڑکوں میں نہ آنا پڑتا۔ سو اس  
 کا مل جرمنی، ترکی اور فرانس میں مناسب نمائندگی دی جاتی  
 ہے ہمارے ہاں دو نہیں ہے فرض کریں کسی ملک میں  
 30 فیصد دو رنگ ہے اور جن کی دو رنگ نہیں ہے ان 30 فیصد  
 میں ایک نے 15 فیصد لئے اور نوٹس رجسٹرڈ ووٹ کا 50 فیصد  
 کسی دوسری نے لے لئے تو وہ جمہور کا نمائندہ بن گیا۔  
 عجیب: اگر ریویو پینشن کی سماعت کے بعد بھی آسیہ کے  
 حوالے سے سپریم کورٹ کا فیصلہ برقرار رہتا ہے تو کوئی سخت رد  
 عمل دیکھ رہے ہیں آپ؟



**عدالتی نظام صحیح ہو تو 60 فیصد نظام  
 بہتر ہو جائے گا چیف جسٹس  
 متحرک ہوئے مگر ان کا جوش نظام  
 عدل میں متحرک نظر نہیں آیا**

مفتی نیب الرحمن: نہیں بالکل نہیں کر پائیں گے۔ کیوں  
 کہ نہ کوئی ان کا ووٹ ہے اور نہ ہی ایسی سوچ ہے۔ نہ کوئی  
 دل ہے ہمیں کچھ نظر نہیں آتا۔ یہاں تو 25 قسم کے نظام تعلیم  
 چل رہے ہیں میں نے ایجوکیشن نامک فورس میں کہا تھا کہ  
 یہ جو 25 قسم کے اسکول ہیں اور ان کی کتابیں سنگ پور  
 امریکا یورپ سے آتی ہیں ان میں بہتری، دیو، ڈوڈ اور بر  
 کچھ ہے مگر نہیں ہے تو مسلمانوں اور اسلام کے متعلق نہیں  
 ہے۔ اب ایسے میں آپ ہی بتائے کوئی وعدہ اور کوئی دعویٰ  
 مکمل ہو سکتا ہے۔

مفتی نیب الرحمن: سخت مایوسی تو ہوگی۔  
 عجیب: پاکستان کے عدالتی نظام سے آپ کس حد تک  
 مطمئن ہیں؟  
 مفتی نیب الرحمن: کسی حد تک نہیں ہوں نیچے سے اوپر تک  
 اگر عدالتی نظام صحیح ہو تو 60 فیصد نظام بہتر ہو جائے گا اور  
 ہماری سپریم کورٹ کے چیف جسٹس متحرک ہوئے مگر ان کا  
 جوش نظام عدل میں یہ متحرک، یہ نظر نہیں آیا یعنی اس نظام کو  
 درست کیا جائے وہ نظریاتی آرہا، بلکہ اوپر کی سطح پر انہوں نے  
 جو دیگر اداروں میں ہاتھ میں لیا ہے وہی نظر آرہا ہے۔  
 عجیب: وہی مدارس کے حوالے سے حکومت سے کیا بات

برطانیہ امریکا میں ایسا سسٹم نہیں ہے ہماری نہ جمہوریت  
 نمائند ہے نہ اسلامی نظام ہے۔  
 عجیب: اسلامی نظریاتی کونسل کیا کر رہی ہے لوگ تو اس  
 کونسل کے چیئرمین سے بھی واقف نہیں ایسا کیوں ہے؟  
 مفتی نیب الرحمن: اس کے چیئرمین سے لوگ اچھی طرح  
 واقف ہیں، ان کا این جی اوز سے تعلق رہا ہے اور وہ لبرل  
 نظریات کے حامل ہیں کہا جاتا کہ انہیں ایک مذہبی جماعت  
 کے رہنما کی آئینہ باوجود حاصل ہے۔  
 عجیب: کیا وجہ ہے کہ پاکستان کے عوام مذہبی قیادت سے  
 متعلق ہیں وہ الیکشن میں ان تو توں کو مسترد کیوں کر دیتے ہیں؟